رجسٹری نمبر اے ۷۰۸

REGISTERED NO. A 708



M. B. KHAN ARTIST DOGAWAS LUCKNOW

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible] صاحب حکیم ... کی بنائی ہوئی کتاب مجربات [illegible]
... ہر ایک بیماری کا علاج
نہایت ... [illegible]
... [illegible]
... تیار [illegible]
... قیمت فی کتاب مجلد ... علاوہ محصول۔
[illegible]
[illegible]
المشتہر مہتمم دفتر ... حکمت علی گڈھ شہر [illegible]

طب یونانی۔ ایورویدک۔ ہومیوپیتھک کی تعلیم

بالکل مفت

جنوری ... میں داخل ہونے والے طلبا ... تعلیم ... مفت تعلیم دیتے ہیں ... پراسپکٹس طلب کیجیے۔

پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ ہائیڈرو پیتھک انسٹی ٹیوٹ میرٹھ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم ... سابق ... کے کارنامہ ... مصنفات ... وہ مشہور تصنیفات ہیں جنھوں نے اُردو زبان کو علمی زبان بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھانا چاہیے ... کا آدمی بنا دیجیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قدر و قیمت بڑھ جائے۔

علم الاخلاق ... اسکول کے کورس میں ... یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی مجلد قیمت مع محصول ڈاک ۱۲/

افراد کا سب ... کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اُردو ۱۲/
الدین اور الکون یعنی ... مذہب و سائنس ... ۱۲/
امور عامہ ... فلسفہ عقلی کا ... ۱۲/
زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدا سندھو

بال ... کی دوا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
... قیمت فی شیشی ... علاوہ محصول ڈاک ...

... کیسری یعنی داد کی دوا

[illegible]
... ایک ساتھ منگانے سے ... خرچ معاف۔

بال سدھا

[illegible]
... کی فہرست منگا کر ... مفت ... ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ۔ **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اُردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

جھپیو

یہ ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اسکے صفحات ... علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ... سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل ملاحظہ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے۔ یہ مرتب فائل ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک ...

المشتہر
منیجر اودھ پنچ

فرنچ طلا

کجی۔ لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور جدید قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور ... بھی ہے تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجیب تماشا اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور روز اوّل کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت ... (...) نمونہ کا بکس صرف ... مع محصول ڈاک۔

مابل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۲ رنگون ملک برہما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید ... حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجیب و غریب ... شاعر کی ... خالی ... قیمت فی جلد ...
... روپیہ ...

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شاعری جزویست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور قادر الکلام خوشگو شیوہ بیان شاعر جناب پیارے صاحب رشید مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر ... حضرت رشید مع انتخاب مرثیہ ... قصیدہ و غزل و سلام وغیرہ مولفہ سید آغا اشہر لکھنوی نہایت محنت سے فراہم کیے گئے ہیں۔ آپ خاندان میر انیس مرحوم کے ایک ... تھے یہ کتاب سفید چکنے کاغذ پر واضح خط میں صفائی کے ساتھ چھاپی گئی ہے۔ اصناف سخن کے مختلف نمونے اس میں موجود ہیں ادب اُردو کے نازک پہلو دکھائے گئے ہیں۔

قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ نمبر ۱

مضامین غیر

مجریہ ہم جنوری ۱۹۲۲ء

ساقی نامہ

پلا بھر کے ساقی برانڈی کا جام
کہ ہو جائے تیرا زمانے میں نام

چمن بست و ششہ رُت لے خوش جمال
مسرت سے ہے کچھ عجب اپنا حال

سنائیں نہ کیوں عید چھوٹے بڑے
نئی دھج سے آیا ہے نیو ہیر ڈے

مہاراج جو جیسا آئے ہیں آج
دعا ہے کہ رکھے وہ تیوان کی لاج

تڑک کے لیے دشمنوں کا جگر
سحر بزم لاساقیا جنون کر

پلا خم کے خم آج دے کر ڈبر
ہیں کیک و بسکٹ کھلا پیٹ بھر

مٹن چاپ فش ٹوس مکھن بھی ہو
نہ پیاز اگ اور سالن بھی ہو

نہ ہو صبح تک بند مجرے کا دور
ہر اک مست ہو کر کہے اور اور

ملا کر پھر ایجانی ذہن کا ساز
سُنا وہ ترانہ کہ افشا ہو راز

گزشتہ برس کا عجب ڈھنگ تھا
کیا جس نے سارا مزا کرکرا

گرہ سے گئے خرچ تیسرہ ہزار
ملی ممبری ہم کو پھر بھی نہ یار

یہاں تک کہ ووٹر بھی ملنے نہ پائے
ترا ایسا نقصان چولہے میں جائے

جہاں سے خبر آئی بلوے کی آہ
ہیں پکڑا پولیس نے بے گناہ

کہاں تک سہیں آخراب رنج و غم
رہیں کب تک پابہ زنجیر ہم

خدا کے لیے جلد آزاد کر
ادھر بھی ہو ساقی کرم کی نظر

جو تو کر سکے گا نہ اس کام کو
تو اک روز کہہ دینگے ہم دو سرا ہو

تری دھمکیوں سے نہ دبے ہم نہیں
گماں اپنے دل میں نہ لانا کہیں

مگر ہاں تری دیکھ کر خو خیال
یہی مصلحت تھی کہ روکیں زباں

نہ کام آئینگے تیرے تیر و تفنگ
جو چھڑ جائے گی ہم سے میداں میں جنگ

ہے اب تک تری دل میں جوش و خروش
کہ جس سے اُڑے تھے کبھی تیرے ہوش

ہیں یاد ہیں تیری عیاریاں
وہ طراریاں اور وہ مکاریاں

لیے تو نے بنیں جلس کے وعدے ہزار
کہ ہوم جنگ سب کے سب ہیں اُدھار

نکالا کیا جانسے پنچی میں کام
ارے تجھ پہ لعنت خدا کی مدام

اور ایسی دکھا کر رجھا مار
گلے پہ چھری کو چلا تا رہا

خدا کے لیے اب نہ دے ہم کو دم
نہ کر روز مشق اک تازہ ستم

کیا کوڑی کوڑی کا محتاج آہ
نہ آیا تجھے رحم اسے روسیاہ

ترے عشق میں گھر لٹا یا گئے
قدم پر ترے سر جھکا یا گئے

دو ٹپی رہی نے لنگوٹی رہی
محبت میں تیری یہ حالت ہوئی

اسی میں ہے ساقی تری بہتری
کہ ہو جا ابھی چارج دو بکر بری

نہیں تیری مٹ جائے گی آبرو
بڑھا اب نہ بے فائدہ گفتگو

خوشی سے تو دے چھوڑ ساقی گری
کہ اب تجھ سے ہوگی نہ یہ نوکری

ترا ڈیڑھ سو سال کا سن ہوا
بس اب جا کے کھا جنگلوں کی ہوا

کوئی دوسرا ساقی رکھ لینگے اب
بہت سہ چکے تیرا قہر و غضب

نیا سال ہے اور نیا طور ہے
سمجھ لے کہ ساقی کوئی اور ہے

نئے سر سے بدلا زمانے نے رنگ
زمحفل کا بھی ہے نیا رنگ ڈھنگ

دکھائینگے جودت ظریفان پنچ
کہ تازہ طبیعت ہوئی کھا کے پیچ

اودھ پنچ کو ہو ترقی مدام
یہ سرکوب کی ہے دعا صبح و شام

راقم سرکوب فتحپوری (از الہ آباد)

غزل

روتے ہیں اور نہ چلاتے ہیں جو بیں میاں
خود بخود کھنچ کے چلے آتے ہیں جو بیں میاں

لڈو اڑاتے ہیں تو ہنستا ہے جہاں گل کی طرح
دہر میں بن کے صبا آتے ہیں جو بیں میاں

مادر ہند کے فرزند مبارک ہو یہ دل
دیکھیے ورثی تھیں سلاتے ہیں جو بیں میاں

دیکھنا ہند میں رنگ جما پھر سکہ پھر
کون کہتا ہے کہ ڈلواتے ہیں جو بیں میاں

چل رہا ہے ٹمک سارا جو تھیوں سال
دال بے لونوں کی گھلواتے ہیں جو بیں میاں

داستے ہاتھ میں ہیں گوریاں افیوں کی چند
فرزہ ہو گھول کے کھلواتے ہیں جو بیں میاں

کوشش باہمی سے حاصل ہوئی کونسل کی نشست
دیکھیں کس کس کو نکلواتے ہیں جو بیں میاں

ریشمی تھالوں کا دورہ تو ہوا ختم مگر
فرقی کھدر کی بھی نہ ہوا کھاتے ہیں جو بیں میاں؟

سہل وہ آساں نہیں سوراج کا لینا یارو
مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں جو بیں میاں؟

کیا کمی ان کے خزانہ میں ہے انعاموں کی
دیکھیں کیا پنچ کو دلواتے ہیں جو بیں میاں

کچھ نہ کچھ سب کو ملا وہ ابھی ہم کو نہ ملی
اس لیے بزم سے ہم جاتے ہیں جو بیں میاں

راقم
قفس ہے ہے

ننگ بھر ظرافت حضرت لوفر

مسدس ناکامی

ساقی خراب الفت کونسل بنا بجے
اور ممبری کے عشق میں کوسے فنا بجے

ہاروں ہزار بار نہ آئے حیا بجے
تیوری پہ بل بھی آئے تو دینا سزا بجے

دشمن کے آگے لاش بھی گر ہو پڑی ہوئی
اک بار پھر بھی ایٹ اگتا دوں گڑی ہوئی

ساقی کتاب خانۂ قانون کی قسم
دوکان ہائے عظمہ جوتوں کی قسم

کہا کو جو ہوا اسی شاعرن کی قسم — جاگوں نہ لالہ جی کے قلمدان کی قسم

ہٹ جاؤں وہ جو لوگوں میں کیسی ہنسی ہوئی ہیں

سمجھا ہے کیا اصل ہوں گا مخلص نہیں ہوں یک

اس عمر کے وسیلے سب گھر بھی ہے نثار — در کیا ہے اس محلہ کا لالہ گری بھی ہے نثار

گھوڑا نثار اونٹ بھی خچر بھی ہے نثار — یہ اپنے بچے ہزار کا موٹر بھی ہے نثار

اب بات آپڑی ہے تو دکان بھی فدا

وہ کان کون چیز ہے ایمان بھی فدا

دیکھیں ہمارے جائیں گے کب تک ہیں گے — اب ہم کو بھی یہ ضد ہے کہ ہر بار جائیں گے

کتنا ہی زور ہم کو مخالف دکھائیں گے — تم دیکھنا کہ باز نہ ہم ہرگز آئیں گے

ہم سر پہ ایسی کتنی ہی بوجھیں اٹھا چکے

پھر اسمبلی کے ہاتھ سے دورہ میں کھا چکے

جرأت تو غور کر کے ذرا دل میں دیکھیے — تھکنے پہ بیٹھے نہیں ہمیں یہ دیکھیے

غیرت نہیں ہے آ کے بھی حل میں دیکھیے — اس سال پھر بھی دوڑتے گئے کونسل میں دیکھیے

صدمے ہیں اتفاق زمانہ سے سہہ گئے

بارہ ہزار خرچ کیے پھر بھی رہ گئے

راقم — بقلم

اقبال بیگ — ر۔ ب۔ م۔ ل۔

قطرات نیساں

(۱)

مرے جاتے ہیں جالندھ گرچہ وہی کیا ہم — نہ اپنے دیس میں اب اور باقی ہے زر دوئی ہے

ضعیفی نہیں استاد ہیں سینے پروتے ہیں — یہ مجبوری ہے جیتی ہے نہ ناکافی ہے سوئی ہے

(۲)

کہے کوئی کسانوں سے ہو گی بہت خرید — آ تو نکالو کھیت سے ہنڈا لیے رہو

تم جا بجا کا بیل آگے کہیں سے ڈھلا ہو — تم بچھڑے کا ہاتھ میں ڈنڈا لیے رہو

(۳)

نہ ہو گا پر میں تو دستار کا خطرہ بجاں ہے — جناب شیخ کے اقبال میں ہو اسی تکمیل ابھی

بہت جلد گئے مگر پھر احتیاج غیر باقی ہے — ذرا نقصان سے بچاؤ دونٹ چھاکر دیکھ

(۴)

غلط ہے یہ کہ میں ڈپٹی کمشنر ہو نہیں سکتا — مگر عزت میں صاحب کے برابر ہو نہیں سکتا

ولایت جا کے بھی گر بال کٹوا لے تو کیا حاصل — کوئی سر کے منڈانے سے قلندر ہو نہیں سکتا

(۵)

یہ خزانہ دولت کی بنیاد وہ مل جائے — اک سیٹ کسی طرح گورنمنٹ میں مل جائے

کونسل میں ترشیو کی طرح جا کے گر بیٹھے — بل ڈھونڈتے ہیں جو میاں لا کر کوئی بل جائے

(۶)

ہانگ سے ظاہری عاقل بقدر باطن ہے کہاں — چاہیے انسان کو بینا مال ہو کس دیکھ کر

سرے پانگ رہوں تو کھدر پوش سکتے ہو — دل پھسلتا ہے اگر ململ کی اطلس دیکھ کر

(۷)

نشانی مار کھانے کی ہے خصلت ناتوانوں کا — طبیعت خوف سہوم بے خطا دانت کھاتی ہے

پڑا دامن ہے غلام سر اسی کی ہے خون ناحق کا — میں خود تنخواہ کھاتا ہوں مجھے تنخواہ کھاتی ہے

(۸)

دیکھ لیا نقش مذہب کا اثر عامل تو بھی — بے عمل اے شیخ شیشے میں پری آتی نہیں

مغربی تہذیب کا شربت ہے بدلگام — کیوں سعدی کچھ جیب جگہ حری آتی نہیں

(۹)

کہیں او بے خبر پانی پہ بھی تعمیر ہوتی ہے — سلائے گا کسی دن تجھ کو جنت چشم پرنم ہے

بہائے جائیگی ریل تیری قصر ہستی کو — نہ کر بنیاد دولت بیکسوں کے اشک پیہم پر

(عقیل)

علامہ زیٹر کی معذرت

کثرت نے نظم کرنا ترک کر دیا ہے اور دوستانہ طور پر یہ طے ہوا ہے کہ الفاظ صرف اردو رہیں اور طرز انگریزی ہو جائے مبالغہ اور دیگر صنائع چھوڑ دیے جائیں اب چند روز انگریزی پڑھوں تو شعر کہوں گا۔ پرانے طرز کی غزل ہے۔ [illegible]

زیٹریات

پیٹیں گے بزم میں خود غیر کو میرے چاہنے — ہم سر دور میں لیجوں کا تماشا دکھا دینگے

اگر گود میں بچہ غیر کا نام خدا ہو گا — جو پیچھے کا کوئی وہ نام میرا ہی بتا دینگے

بڑے ناز و ادا سے وہ بیٹھے عید غیروں سے — ہنس کے ملیں گے ایسا ہی لیپ کر کو دکھا دینگے

وہ اپنی جان سب میں ہے نہ جانا دیکھ لیں — [illegible] مجبوری بتا دیں گے

ہمارا حال کی خود دینگے غیر کو جوش آئے — [illegible] دشمن کی وہ جو [illegible] دینگے

کریں گے سینکڑوں وعدے مگر جو کا نہ ایک پورا — جو آئے بھی تو بیرے مگر پہ دشمن کو بلا دینگے

[illegible] ہم اور دشمن بھی جلے وعدہ — کریں گے اس سے [illegible] دکھا دینگے

طبیعت غیر کو نہیں ہیں کہ چلے کی پیالی — کرینگے [illegible] دل ٹھنڈا [illegible] جلا دینگے

کرینگے غیر کو وہ چھیڑ کر وہ دیر تک باتیں — کریں کی بات [illegible] باتیں سنا دینگے

کرینگے لیپ اپنوں میں وہ سرگوشیاں چھپ کر — مگر غیروں میں ہم کو گالیاں وہ پر ملا دیں گے

کرینگے قتل گھر میں لا کے میرے سر پہ وارن کو — گل جائینگے [illegible] مجھ کو پھنسا دیں گے

پریشاں بال کر کے ساتھ ہو نگے لاش دشمن کے

یہ کیا [illegible] زیٹر کو سودائی بنا دیں گے

حضرات! اتنے سال سے اپنی ذاتی قیمت بھی [illegible] ہو عنایت ہے اور اگر اپنے ساتھ کسی اور سے بھی کچھ دلوا دیجیے تو مزید عنایت ہے

فقط

منیجر

عشق! عشق!! عشق!!!

(عشق عشق عشقشق) یعنی عشق بڑے دعوے اور بڑے نخرے سے۔

بس دنیا میں عشق ہی عشق ہے

سنئے:-

بلبل کو گل کا۔ — کھاری کو جھینگر کا۔
فاختہ کو سرو کا۔ — مکھی کو مٹھاس کا
قمری کو شمشاد کا۔ — گرگٹ کو آفتاب کا
لوہے کو مقناطیس کا — چکور کو چاند کا
کاہ کو کہربے کا — ہاروت ماروت کو زہرہ کا
پروانہ کو شمع کا — ولی کو خدا کا
مجنوں کو لیلے کا — مالک کو روپیہ کا
وامق کو عذرا کا — بڈھے خصم کو کمسن بیوی کا
فرہاد کو شیریں کا — سانپ کو راگ کا
سارس کو سارستی کا — مہاجن کو سود کا
مچھلی کو پانی کا — چارپائی کو جوئے کا
سمندر کو آگ کا — نشہ باز کو نشہ کا
بغیرت دولہ کو سسرال کا — نئے مسلمان کو گاؤ کی رکابی کا
انیونی کو ریوڑی — پچھڑی گھوڑی کو عبوے کا

مگر یہ سب ناقص، غیر مستقل، ٹمپریری، ٹو ٹیٹیو لوز ہیں اور کامل مستقل، پرمننٹ تو ایک ہے اور ایک ہی ہے وہ کس کو ہوتا ہے اور کب ہوتا ہے اور کاہے کا ہوتا ہے؟

جناب اسکا عاشق تو گویا کٹ کو ہوتا ہے مگر جس نے انگریزی یا اسکول کا اردو کورس پڑھ کے بی اے پاس کیا ہو ہوتا ہے کاہے کا؟

اُردو کا!

اس تمہید مختصر کی تفصیل کا سلسلہ عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔

معذرت

مضامین سالی تو بعض مصروفیت ہو نچے جسکے اس نمبر کی ترتیب قریب ختم تھی ہند ہوتا نہیں دیکھا جائیگا۔ ہمارا تقاضا تو مہینہ بھر چلے سے ہے تو چونکہ ہم ہی معذرت کیے لیتے ہیں فقط

اڈیٹر

اُردو کا خون

رسم الخط کا قتل عام

انگریزی حکام کو جب ہندوستان میں تسلط ہوا اور شوق یا ضرورت کی وجہ سے ان لوگوں نے اُردو پڑھنا شروع کیا تو معمولی لیاقت کے لوگ پڑھانے لگے ظاہر ہے کہ ابتدائی تعلیم میں کچھ دقتیں درپیش ہوتی ہیں اور مبتدی بہت گھبراتے ہیں فطرۃً متعلم و معلم سہولت کے درپے ہوتے ہیں چنانچہ اکثر کتابیں جو ابتدائی تعلیم کی ہوتی ہیں وہ معرب یعنی زیر زبر پیش لگا کر چھاپی جاتی ہیں مگر رفتہ رفتہ جب استعداد و مہارت بڑھ جاتی ہے تو سہولتوں کی ضرورت نہیں رہتی۔

ان اُردو پڑھانے والوں نے بھی کچھ سہولتیں انگریزوں کے پڑھانے میں ایجاد کیں یا تو یہ سہولتیں متعلم و معلم کے مشورہ سے ایجاد ہوئیں یا پڑھانے والوں نے اپنا محتاج رکھنے کے لیے یہ جملات ذہن نشین کر دیے ہم اسکو بجائے خود طے نہیں کر سکتے مگر وہی کہ جب ایجادات اب ہمارے پیش نظر ہیں اور افسوس اسکا ہے کہ جن لوگوں کو اپنے ذی استعداد ہونے کا دعوی ہے وہ بھی انکے خلاف رسم الخط کو روا فرماتے ہیں۔

اس مہمل رسم الخط کی جا بجا تحریر میں جاری ہے عمدہ مثال تقریر میں بھی موجود ہے یہ وہ اردو ہے جو انگریزوں کے نوکروں نے گڑھی ہے اور وہ اپنے آقاؤں سے بولا کرتے ہیں جسکا عیب یہ ظاہر ہے کہ بہت سے انگریزوں کے بچے جو ہندوستان ہی میں پیدا ہوئے ہیں چونکہ انھوں نے نوکروں کی آغوش میں تعلیم پائی ہے تو ایک خاص اردو بول رہے ہیں جو مشکل سے اُردو بولنے والے سمجھ سکتے ہیں۔

مثلاً خانساماں کہتا ہے ہمارے صاحب کا طلب دو ہزار ہے اور صاحب مفلس ہے طلب کے معنے تنخواہ کے ہیں تنخواہ یعنی صاحب کی تنخواہ دو ہزار ماہوار ہے مفلس محتاج کو کہتے ہیں تعجب ہوتا ہے کہ دو ہزار ماہوار پانے والا مفلس کیونکر ہو سکتا ہے مگر انکی لغت میں مفلس اسکو کہتے ہیں کہ چاہے وہ کروڑپتی ہو مگر بے جورو کا ہو۔

اردلی کے ہاتھ ٹکٹ ملاقات صاحب پاس بھیجا اور اردلی صاحب نے آکر کہا صاحب نے سلام دیا ہے تعجب ہوتا ہے کہ صاحب نے تو کبھی شرفیں کہا تھا اور سلام ان سے کس نے مانگا تھا جو سلام دیا ہے وہ آخر کہاں ہے نوکر کو خالی ہاتھ آیا ہے۔ جب خاں ملاقات گھبرا کے سلام مانگتا ہے کہ لاؤ سلام کہاں ہے تو نوکر ہنستا ہے اور کہتا ہے چلیے بلایا ہے۔

ایک اور محاورہ ہے صاحب پہاڑ میں ہے خیر قرینہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ پہاڑ پر ہیں۔ اور پتہ چلتا ہے کہ محاورہ اس ملازم کا طبعزاد نہیں صاحب نے انگریزی محاورے کی اُردو خود کی ہے وہ اس ملازم کو استعمال پسند آگئی کہ اپنی زبان بھول گیا۔

ایک دلچسپ نقل۔ ایک رئیس کسی انگریز کے دوست تھے ملنے گئے نوکر سے دریافت کیا کوٹھی پر خیریت ہے ذرا اطلاع کرو نوکر نے کہا صاحب غسلخانہ میں ہے اور میم صاحب حاضری کھا رہی ہیں غسلخانہ مردہ نہلانے کے مقام کو کہتے ہیں یہ سمجھے کہ صاحب کی لڑکی مرگئی حاضری وہ کھانا ہے جو ایسی تقریب میں کھایا جاتا ہے۔ یہ ٹھہرنا بے محل سمجھے فوراً واپس چلے آئے اور کہا کہ ہم پھر آئیں گے دوسرے دن پھر گئے آدمی سے پھر پوچھا اس نے کہا کہ صاحب اور میم صاحب باہر گیا۔ باہر اُردو محاورہ میں پردیس کو کہتے ہیں یہ پھر واپس ہوئے اتفاقاً میں صاحب علیل ہوگئے چونکہ صاحب سے ان سے دوستی تھی اور دو بار یہ ملاقات کو واپس ہوئے تھے صاحب کو دونوں دفعہ اطلاع ہو چکی تھی صاحب نے معذرت نامہ لکھا انھوں نے کسی انگریزی خواں کو بلا بھیجا اور ان سے کہا کہ اس رقعہ کے جواب میں لکھ دیجیے کہ میں کسی خاص ضرورت سے نہیں آیا تھا صرف تعزیت ملاقات آیا تھا وہاں آکر معلوم ہوا کہ افسوس ہے آپ کی ایک ہی لڑکی تھی اور وہ مرگئی آپ میم صاحب کو میری طرف سے تعزیت دیدیجیے گا

رہیں میں آگر کلمات مہرکوں کا علیل ہوں جو جو
آنے سے قاصر ہوں۔ و بیچے صاحب کی کچھ ... بیمار
سولہ برس سے ہو اس بیچ صاحب کے سامنے گئے
صاحب نے پوچھا کہ کیا نواب صاحب پاگل ہوگئے
انھوں نے کہا نہیں معمولی بخار تھا اب اچھے ہیں مجھے
سوار ہونے کی اجازت لی ہے کل آپ کے یہاں
تعزیت کو آنے والے ہیں آپ کے یہاں نہ تھے
کہہ دیا ہے جو واقعہ آپ کے یہاں ہوا ہے ان غریبوں نے
کہا میرے یہاں کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ اگر نواب صاحب
پاگل نہیں تو ہمارا پیرا پاگل ہے۔ غرضکہ جب نواب صاحب
گئے تو دونوں آدمیوں کے اظہار ہوئے صاحب کے
سامنے پیشی ہوئی اور یہ عقدہ حل ہوا۔

جس طرح یہ محاورات ملازمین انگریزوں کو زبان اردو
سے محروم رکھتے ہیں ویسا ہی یہ رسم الخط ہے مگر اس نے
ترقی زیادہ کی وہ یہ کہ اب اسکے محتاج انگریز ہی نہیں
ہیں بلکہ نئی روشنی کے اردو داں اور اردو خواں بھی اسکے
محتاج ہوگئے اور اردو تحریر میں ایک ہمیشہ کے لیے
نقص ہوگیا۔

مثلاً ملاحظہ ہو کہاں کھاں ہائے ہوز کی
دو شکلیں ہیں کوئی قید پہلے نہ تھی کہ ہ اور ھ کہاں
کہاں لکھنا چاہیے۔ مگر بعد لوگوں نے یہ طے کر لیا کہ ہ
کے ساتھ کہاں مرادف کدھر کا ہے اور ھ کے ساتھ
کھاں معدن کا مرادف ہے اور اسکے خلاف جو لکھے
وہ بد املا ہے اور اگر کہاں کے ں میں نقطہ بھی
بدقسمتی سے دے دیا تو وہ غنہ نہ رہا اس لیے کہ ہمارا
حکم ہے کہ نقطہ والا نون واجب الاعلان ہے۔

اس بیچ دار رکاوٹ سے ایک نقصان یہ بھی ہوا کہ
کہاں یا کھاں میں اگر یہ فرق نہ رکھا جاتا تو اگر کسی
جملہ میں یہ لفظ دو بار ایک ہی شکل اور دو معنوں کا ہوتا
تو صنعت تجنیس خطی کا حسن باقی رہتا اب ایک طرح
نہ لکھ کر ایک صنعت کا خون کیا۔

جو بیہودہ رسم الخط بطور مشتے نمونہ از خروارے درج
کرکے انکی خرابیاں ظاہر کی جائیں گی۔

۱۔ ی

یائے معروف کا املا گول تھی جیسے لڑکی۔
یائے مجہول کا املا معمہ جیسے لڑکے۔
یائے ماقبل مفتوح کا املا نصف کوس جیسے کہ
یائے مخلوط جو وسط لفظ میں ہو اسکے نقطے یا
علامت اوپر یا اسکے نیچے لکیر جیسے تم نے جو کیا کیا
دیا تم نے کیا کہا

۲۔ ں

غنہ کا املا اگر آخر لفظ میں ہو تو بلا نقطہ دو ساں
غنہ کا املا اگر وسط لفظ میں ہو تو نقطہ دیا جائے مگر
ں کے نیچے لکیر کیونکر۔
جس نون کا اعلان لفظ میں ہو اس پر نقطہ صرف
دیا جائے نہ دیا جائے تو جرم۔

۳۔ ھ

الف کا ... ہندی مخلوط التلفظ میں دو چشمی ہو جاتی
غیر مخلوط التلفظ میں دو چشمی لکھنا جرم جیسے کہا۔

۴۔ الف۔

چاہے کسی زبان کا لفظ ہو تنوین کے محل میں
ضرور لکھو
جیسے اتفاقاً۔ ارادۃً۔ اور عربی میں تو جن جن میں
منع کیا گیا ہے ہم ان میں بھی لکھیں گے حقیقتاً
ابتداءً اور یہ قاعدہ کہ اگر آخر میں ۃ یا ہمزہ
ہو تو الف نہیں لکھتے اول تو ہمکو معلوم نہیں
دوسرے یہ کہ ہم نے سب وہاں ... لگائے ہیں پھر ہم حقیقۃً اور ابتداءً کیوں
لکھیں۔ الف کی کمی سے اردو زبان میں کمی
ہو جائے گی ہم تو ترقی کرنے والے اسامی ہیں
غرضکہ یہ رسم الخط گھڑا گیا ہے اسکو ایجاد تو
رجمنٹ کے منشیوں نے کیا اور پھر رواج اس کا
مدارس اردو میں ہوا مڈل و نارمل پاس مدرسین نے
اسکی سرپرستی کا بیڑا اٹھا لیا اپنے مریدان خاص کو
یہ علم سینہ بتا دیا اور اسکے بعد چھاپے خانوں کے
کاپی نویسوں نے اسکو زیر مشق بنایا اور مصحح صاحب
نے تو قسم کھائی کہ اگر کاپی نویس سے مندرجہ بالا
رسم الخط کے خلاف دیکھیں تو لال روشنائی کی
لمبی لکیر کھینچ کر حاشیہ پر صحت کردیں اور جرمانہ
میں کاپی نویس غریب سے ترمیم ہو جائیں۔

اب کم سواروں کو تو یہ فرمان ہے کہ یاد رہے کہ
اگر کسی بڑے سے بڑے عالم کے قلم سے بھی اسکے
خلاف لکھا دیکھیں تو فوراً اعتراض کردیں اور اسکو
کیوجہ یہ تحقیقات کا اسے جاہل بنا دیں۔

(باقی آئندہ)

نوٹ۔ مضمون مذکور بعض افاضل کا نتیجہ فکر ہے۔
ابھی سلسلہ کچھ دنوں جاری رہے گا لہذا تنقید کا
حق محفوظ ہے لیکن ختم ہونے پر ... ۱۲ پنچ

راگ ...
[illegible]
بقیہ ...
پریشان از تعطیل ودعائل

چارہ کار بیکاری

آدمی زادہ چوں شود بیکار
یا شود دزد یا شود بیمار

ہائے ہائے بیکاری بھی عجب بلا ہے اب جو مزدوروں کی
جماعت نے ورٹ مار ... جیت کر ... انگلستان
کی پارلیمنٹ پر قبضہ کیا تو اپنی جماعت کے افراد بھی گے
ہاتھوں گن ڈالے چنانچہ اسٹمنڈ سے خبر موصول ہوئی
ہے کہ سکریٹری جماعت مزدوران انگلستان نے کیا دہ لاکھ
۴۰ ہزار پانچ بیکاروں کا نام درج رجسٹر کرلیا ہے۔
بڑھتی ہوئی آبادی میں یہ تعداد کوئی ایسی بڑی تعداد
نہیں کہ حکومت سراسیمہ ہو اور انکو کام سے لگانے کی
کوشش فرمائے۔ ہندوستان میں کروڑوں خوش بیکار
ہیں کسی کے پیٹ میں اناج کی ڈوئی نہیں پھر بھی گورنمنٹ
حکومت کی بات ہی نرالی ہے وہاں کے خبری کاغذ
کفن پھاڑ کے چیخ اٹھے۔ ہائے ہائے ستم غضب قہر
اندھیر ارے ان ... کو ہم کہاں سے پالیں پرورش
کریں۔ کوئی بادشاہ کو ... دست شکستہ
وبال گردن۔ اب یہاں سے ارباب نظر کی دو رائیں ہیں
ایک گروہ کہتا ہے کہ ان ہی کھلوں سے تیل نکلے گا بہر صورت
ہماری پیرار جو لوگ ہماری محنتوں سے غنیمت جنتی پھرتے
ہیں انہیں کے گھر ڈھلی دینی چاہیے ہاں کہ ایک حمام میں
سب ہی ننگے ہوجائیں۔ کبھی تاکہ گاڑی پر بھی گاڑی
ناؤ ہے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ نہیں ... انگلستان



حکومت:- بس بس، سیاست کا میدان اور تیز رفتاری! یہ دوڑک دھیا بالکل خلاف تہذیب ہے۔ آہستہ چلو کہ گر نہ پڑو۔

کمانڈر:- جی ہاں ڈیڑھ سو برس کے بعد یہانتک پہونچے ہیں اس سے زیادہ سست رفتاری کیا ہوگی۔ ہاں میرے شیرو بڑھے چلو شیرانہ بہادرو بڑھے چلو۔

ہاے وا ابتک نیست سیاہ جلد میں برص کے دھبے کی طرح بیٹھا اور پھر ساری جلد پر پھیل جاؤ۔

تفریح بنگیں رنجاتب کا خاصانہ کچھ ہو رہی ہے پیسے جب ازل سے انکار از قہ غریب ہندوستان کے ماتھے منڈھا گیا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ جس طرح بنے ان ساڑھے گیارہ لاکھ کے واسطے کوئی نیا ذریعہ نکال دیں۔ ورنہ یہ سب کمبخت بالشویکوں سے میل کھا جائینگے۔ سال تو شروع ہو گئے ہاتھوں نئی تجویزیں سن لیجیے۔

ہرگاہ باشندگان ہندوستان کی اولاد روز افزوں ترقی کرتی جاتی ہے اور شہروں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ریلوے اپنے گھیر گھار پھیر جانیکی وجہ سے بروے سطح ارض زراعتی قطعات زمین قبضہ کرتی جاتی ہے لہذا لازم ہے کہ تحت الارض ریلوے کا اجرا یہاں بھی مثل یورپ کے عمل میں لایا جائے۔ اور اور بسکہ وحشیان ہند اس کام سے واقف نہیں اور کسی کام کے ہیں اور بے غیرت بھی پرلے سرے کے ہیں لہذا زمین پھاڑ کے سما جانے کا کام جلد تر جاری کر دیا جائے۔ ماہر کارپردازان ولایت سے طلب ہوں اور باشندگان ہند کو قارون صفت بنا دیں۔ بار مال و متاع بر سر نہادہ در خشکی غوطہ زنند

وارشیر گاؤ زمین شکم سیر فرمایند

ہم روے زمین پرست و ہم زیر زمیں
ایں صفحۂ خاک بہر وے ذخیرہ راست

اگر یہ کام ہماری رائے کے بموجب حکومت ہند نے جاری کر دیا تو قریباً ہونے پانچ کروڑ ایکڑ زمین قابل زراعت نکل آئے گی۔ یہ زمین کبھی مفت اور کبھی اونے پونے حاصل ہوئی تھی خالی ہونے کے بعد حکومت کروڑوں روپیہ سالانہ کی آمدنی اسی سے پیدا کر سکتی ہے۔ اور نامناسب نہ ہوگا اگر ہندوستانی بدرفتگان تو آباد ہیں اے برطانیہ سے تقاعض بدلتیں ہو جائے

ہم نسل پرست آید و ہم یار نہ رنجد
وہ اودھر تو ادھر اوام کے حقوق جتلانے والوں سے
مطمئن یہ ادھر وابستگی وطن اور ہ

دست تہی حاصل دنیا بس است
سود سفر آبلہ پا بس است

کے عوفان بھری نصیحت سے خورسند۔ انھیں وہ جنگ باہ پر ناز ۔ انھیں بارہ برس دہلی میں رہنے اور مجاز ہونے کا امتیاز نہ حکومت ہند کو پھوڑ لا لے پن کی حاجت نہ وزیر ہند پر ناحق شناسی کا اعتراض۔ بیکاروں کی کھپت گھانے میں ہے سکا فرا اور دستوری میں بچہ اتنی سی بات کے واسطے بالشویک بن جانا کیا ضرور ہے۔ اگر یہ تدبیر ابھی نہ چلے تو افغانوں سے چھیڑ چھاڑ سیکڑوں بیکاروں کو باکاسا اور ناکارہ ہونے کے بعد پنشن کا حق دار بنانے کے لیے ہماری رائے میں ضروری ہے چاہے سرکار پسند کرے یا نہ کرے سو راجی راضی ہوں یا نہوں۔ انجانب کی یہی آزادرائے ہے۔ افغانی بھی دیکھینگے شورش انگیز ہندوستانی بھی دشنادیگانہ بادوست دندنا ئیں گے ،، کے عملا قائل ہو جائینگے چوں بھی کریں تو ہمارا ذمہ۔

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند
کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

سمجھنا لیہ ہے پس سے

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

بھی فطری کلیہ ہے یعنی یورپ میں اُدھم ہو تو ہندوستان کی چندیا کو سلامت رہنے کا کوئی حق نہیں۔ یونان نے مسٹر جان بل کی حمایت میں سیکڑوں پاپڑ بیلے نتیجہ یہ ہوا کہ آج آرمینیا کے ایک لاکھ ہفت خوروں کے واسطے گھر مہیا کرنے پڑے۔ سمرنا کے پچیس ہزار سکان بھیگ بکنے پر مجبور ہوا مفلسی میں کثرت اولاد اگرچہ اپنادرساں ہے۔ صاحب! ۸ فیصدی آبادی بڑھ گئی مال تو نہیں ہے کہ المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا سے گودی بھری ہی تھی ہے۔ اگر دگر عضوہا را نماند قرار کی بیداد کرتا تو آج یہ مصیبت کیوں سہتا۔ لڑکے کرو سر لدے ہیں بچہ اور عورتیں بھوک اور بیماری کے پنجے میں پھنس گئے ( ) نذر اجل ہو رہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ دگر عضوہا را نماند قرار

کے فطری لگاؤ سے ہندوستان محفوظ رہے اور

گرتو گرنہیں تو خدا کے غضب سے ڈر

کا ذکر نہ کیجیے۔ دیکھیے چین میں دو دسمبر ۱۹۲۰ء زلزلہ آیا تھا سیکڑوں پہاڑیاں دھن شوش دھنکی ہوئی روئی یا ریوڑی کی طرح دور دور تک بلا مبالغہ اپنی جگہ سے اکھڑ گئے جا رہے ہیں۔ لاکھوں آدمی دفراش حشرات الارض اور شمعیوں کی طرح تتر بتر ہو گئے دو ہی سال گزرے تھے کہ حضرت ناجا کی زلزلہ انگیز لات نے جاپان کو جامنوں کی طرح گھمار ڈالا اور ہندوستانی میں ابھی کچھ بوچھار آ ہی گئی۔ الحاصل بیکاری بیکاری سب برابر میاں ہندوستان میں اور یورپ میں مالی ترقی کا پلہ اگر برابر نہیں ہے تو نکبت وافلاس کی حصہ داری اور شرکت ضرور مساوی ہونی چاہیے ارے ہاں اگر روزہ نہ رکھیں تو سحر گہی بھی نہ کھائیں اور نرے کافر ہو جائیں۔

واقف

از لکھنؤ

پنچ مل خدا ۔ خدا مل پنچ

مکالمۂ جان و خان

جان (بگل) :- برادر خان، اے برادر افغانی خان ؟

خان :- کابل (کیستی وچہ کار کرے، چہ خیر داری ؟ بابا

ایں ہو ساز ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ کردن کار خردمندان نیست نشنیدہ قول خدا :- ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون ؟

جان :- برادر میں ہوں عاصی جان گل ۔ تمہارا پڑا نا دوست ؟

خان :- اگر بچو دستی تو ہم کس چہ خواہش داری ؟ خاک پیش از ایں روز ہا تحفہ ہاے لفوہ اے ما آوردہ عادت واقف ۔

جان :- ارے میاں وہ دن لد گئے جب خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے ؟

خان :- دوست دے شتم ستم پس برائے چاند زدن مراجی خواہید ؟

جان ۔ "خود خدا اگر باہر نہیں آتے تو وہیں سے بیٹھے بیٹھے جو کچھ ہم کہتے ہیں سن لو"

خان ۔ "بولو جو زور بولو"

جان ۔ "اصلی بات یہ ہے کہ کمبخت کیا کہوں! ایسے شریر مفسد لوگ ہیں۔ بس جی چاہتا ہے ڈاؤں کہ کچا ہی چبا جاؤں"

خان ۔ "بچے مہربان خوا۔ آخر بر ایں ہمہ مفسدان مرا ہمسا کردہ بودی ۔ بگو ۔ ہر کہ ما خفا بکو"

جان ۔ "اے حضرت ہمیں خفا ہونے کی کیا بات ہے کچھ آپ کو تو برا نہیں کہا۔ ہم اور آپ دوست ہیں ہم جو اپنی مصیبت بیان کرتے ہیں آپ کا فرض ہے کہ سنیے دوسری بات یہ ہے کہ سرحدی مفسد شریر لوگوں نے صد ہا مرتبہ چھاپے مارے کبھی ہندوستانی افسروں کو پکڑ لے گئے کبھی بیچارے ہندو و مسلمان سپاہیوں پر ہاتھ صاف کیا۔ اور یہ عادت تو ان کی ہمیشہ کی ہے کہ آئے اور بندوقیں تلواریں پستول جب جرا لیجئے یا مثلاً کسی پہرے والے سپاہی کو سگرٹ سلگانے کو کچھ دیر ہوئی وہیں سے بندوق داغ دی۔ شوم وحشی کا یہ عالم کہ کبھی نشانہ خطا نہیں کرتا۔ وہ بیچارے ہمیں سانس نہ لینا سدھار خود کمی کھڑی کی اور چلتے ہوئے"

خان ۔ "بے بے ہمیں است۔ ایشاں عادت گرفتہ اند شما عادت شاں را خراب کردہ اید"

جان ۔ "تو بھائی۔ آخر کرتے ہی کیا"

خان ۔ "خوب است۔ زود بگو آخر از من چہ میخواہی"

جان ۔ "ہاں تو یہ لوٹ مار کی عادت اچھی نہیں ہے"

خان ۔ "بس من چہ کنم۔ ؟ سرحد شما در حکم شماست خوبے شاں ہم گفتہ است"

جان ۔ "جی ہاں یہ تو صحیح ہے کہ اس قسم کا قتل و غارت ہماری مقبوضہ زمین میں ہوتا ہے مگر قاتل آپ کے گھر میں پناہ لیتے ہیں"

خان ۔ "مگر از شما ہرات کو تک سلطنت ایشاں ہیچ نمی آید ؟ عجب است۔ شما کہ دارائے حکمت و سپاہ ہستید"

جان ۔ "جی ہاں لیکن اتنی شکایت آپ سے ہے کہ آپ اپنے گھر میں ان شریروں کو جگہ کیوں دیتے ہیں۔ یہ کمبخت لوٹ مار کرتے ہیں اور چل دیتے ہیں سے

ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی

جب تک سرحدی سپاہیوں کا معاملہ تھا چپ رہے کہ کبھی ہوگا ہندوستانیوں میں سکت ہی نہ ہو تو خود ہی طالب خون ہوتے مگر اب کچھ دنوں سے یورپ کے گورے چہرے والوں پر جان ہار کر یہ لوگ مارے کرنی شروع کر دی ہے۔ پھر ان وحشیوں کو عورت مرد کی پہچان بھی نہیں ہے عورتوں اور لڑکیوں کو بھی نہیں چھوڑتے ایسی سفاکی تہذیب کے دامن پر کلنک کا داغ ہے اور میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ حد سے باہر ہے۔ اب یا تو آپ ہمارے قاتلوں کو ہمیں دیجیے۔ یا پھر دیکھیے واسطہ بگڑ جائے گی ہم اپنے سفیر کو بلا لیں گے تجارت بند کر دیجیے۔ درہ کے رستے میں پڑا لگا ہے ہوائی جہاز کی چیلیں آپ کے گھر پر اڑا لیجیے بہر صورت دیکھیے گا۔ واہ یہ آئے یہ کونسی شرافت ہے"

خان ۔ "جانی بابا سے

خوے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

آں زنگا را کہ زنگار شمر دی زناں را پیش گرفتہ سرحدی رسم سپاہی زادگان ہندوستان دست کوتاہ کردی پس ایں جرم ہم حوالہ بعادت تو کردہ میشود۔ چندیں بار گفتم کہ جنگ با سرحدی قومیں شاں را بمن سپردہ خودت کنارہ گیر وایں سودائے خام را در دماغ خود مپختہ بہ حال خوے داخل طبیعت شدہ خود یادے انتظام نداری دگو سے بندہ می گیری ایں چہ انصاف است "

جان ۔ "بس بس بہت بک بک کے دماغ نہ چاٹو۔ معلوم ہوا یہ سب تمہاری ہی شرارت ہے تمہیں نے ان کمبختوں کو بگڑا رکھا ہے اور تم بھی ان کی پیچ لیتے ہو تمہاری ہی حمایت سے یہ شیر ہو گئے ہیں غضب خدا کا ہمارے ہی بھائی بندوں کی جان گئی اور ہم کو الٹا الزام دیتے ہو۔ دیکھ لی تمہاری دوستی۔ اب آج سے ہم اور تم دشمن ہیں دوست نہیں ہیں دلیل بڑا معقول وحشی بھی بات بچہ کی کہتا ہے شاید اسے تجربات ہند دیکھ لی ہو منہ پر آ کا عدہ دور نقصان گیا اتنی ایسی تمیں ہیں۔ ان وحشیوں کے ہی پیچ شکنجہ

ہے تو پھر ابھی خیر آئی ۔ خاص جی تو تمہیں کہ قاتل ہمارے حوالے کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔

الحاصل ایک طرف تنہا بچارہ کا دوسری طرف چیلوں کو گردش ہوئی۔ اب تمتی تنا ہے اور سرحد پر ہماری فوجیں حضرت خان کی جان لینے کمیں چوہیں حکومت مبتلی ہے کہ قاتلوں کی تلاش ہے اہل فکر کہتے ہیں کہ مقتولوں کی تعداد بڑھانی مقصود ہے۔ ہکا مطلب یہ ہے کہ کئی قتل پیدا کر اس کا جواب ہے کہ دس مرد شمشیر ڈھونڈ ھیئے کہ پڑا تو اگر آسان تھا تو تم ہی نے پکڑ لیا ہوتا۔ نتیجہ کوئی قابل تعریف نہیں کیا تعجب ہے کہ سال حال کی ابتدا ابھی خونریزی سے ہو۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ایک نو منتخب زنانہ ممبر پارلیمنٹ سے کسی ل [illegible] مرد ممبر نے پوچھا کہ میڈم آپ کو معلوم ہے مونگ کی پھلیاں کتنی ہوتی ہیں۔ حسین عورت ہے حاضر جواب کہنے لگی یاد نہیں ہے آپ قریب تشریف لائیے تو گن کے بتا دوں۔

نئے سال کی ابتدا کچھ ایسی ہے کیا معنی کہ خواہ مخواہ وعدہ پر مجبور کرتی ہے ارادہ تھا کہ نیا پرچہ ذرا سویرے نکالیئے مگر چھاپے کی مشین ٹوٹ گئی لاحول ولا قوۃ کیا عجب برقت پر مشین خانم کی نانی تھی۔

شیعہ کالج پر بھی یہ سال کچھ بھاری ہے۔ مولوی کچھ اسٹرائک کر دی ہے۔ شکایت یہ ہے کہ نواب نثار علیخاں اور محمد حسین خاں بہادر رضوی جو نواب کے فرزند ہیں ان دونوں کا تقرر سکریٹری کے عہدے پر بے ضابطہ ہے۔ نواب نثار علیخاں تو خیر مگر ہمارے خان بہادر کا تقرر کب کسی کو کسی میٹنگ میں ضابطہ انصاف کا پابند رہا تھا جو آج ان کی شکایت کی جائی ؟

توکل علیہ الرحمہ

ٹھنڈی ٹھنڈی رحمت کا وہ زمانہ ہے کہ عالم سکو [illegible] نونہال رفاہ کی برف باری جسم پر مسلط ہے۔ بیچارہ مدرسوں بیٹھا ہند و نیز کونسل منتقل ہوتے ہی منتقل ہوئے اور ملا فرقہ نگاہ میں غرق رحمت ہونے کو بیٹھے تھے۔ مگر رحمت چھایا ہوا ہے کبھی کبھی ننھی ننھی رحمت کی پھوار بھی پڑ جاتی ہے ابھی موسم ہونے کا بازار گرم ہے۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) بعض حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ بس انہی اوراق کو دیکھ کر مضمون نگاروں کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد سے انہیں کافی واقفیت ہو گئی ان کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ جو فالتو پرچے دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب مفت کو اس ایک پرچے میں اچھے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اس کی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار بن جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضامین بھی اس کے مذاق کے موافق مل جائیں تو دام وصول۔ ورنہ سمجھ لیجئے "بزرگ سخت کھائی"

دامن بخیر شباب سلامت۔

۲۔ نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاک خانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اے حضرت منی آرڈر بھیجئے کہ ہم منتظر وصول

زر قیمت ہے اور آپ منتظر رسید مولانا پنچ کی رحمت سے بجائے سالانہ آٹھ کی جگہ چار آنہ بچ رہے صرف منون۔

۳۔ بعض قدرداں خریدار ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب بقیہ پرچے اس عرصہ میں ناقص ہو گئے سب اشتہا بیہودہ کافائل ناقص رہے۔ اگی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں موجود ہوں۔

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲۰ روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ خفت و دشنام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگا لیجئے۔

(۵) اگر یہ پرچہ ملک کے لیے آپکی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پوری قدر دانی ادا نہیں ہوگی اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی اضافی کوشش بھی فرمائیے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔ منیجر۔

بچوں کو ایک شدید تکلیف سے نجات

گو چیچک سیتلا کا ہو جانا گو بچے دل میں اس بات پر خوش ہو کر انہیں اپنی بیماری سے چیچک کی تکلیف میں تخفیف کر دی تو ہم اپنی دریافت پر اس سے زیادہ فخر و ناز کے مستحق کہے جاتے ہیں ایک ایسی دوا بتا دی جس کا استعمال بلا کسی تکلیف کے ہمیشہ کے واسطے بچوں کو چیچک سے محفوظ کر دیتا ہے۔ یہ دوا اگر بچپن بچے کے زمانے میں بچہ کو تین چار روز تک پلا دی جائے تو عمر بھر چیچک نہ نکلے گی علما کا خیال ہے کہ عمر بھر میں ہر شخص کے واسطے ایک مرتبہ چیچک نکلنا مقدر ہوا ہے لیکن اب ہم اس کے قائل نہیں ہیں اور وہ ہوئے کے ساتھ تو نومولود بچوں کے واسطے اس دوا کو پیش کرتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگا۔ ایسی معتبر نظیریں موجود ہیں جنہوں نے یہ دوا استعمال کی اور چیچک سے تاحال محفوظ ہیں۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عمہ

المشتہر

محمد امتیاز حسین۔ دفتر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) زر پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔
(۳) پانچ پرچے فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔
(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
علاوہ خاص حالتوں کے پرانے پرچے واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اعلان باحلف — دعا مفید المحبت

حضرات اگر آپ کسی پر عاشق ہیں [illegible] ہو خواہ مرد یا عورت اگر آپ وہ لینے کا مقصد پورا ہو حسب منشا رشادی کرانا چاہتے ہیں یا کسی حاکم کو تسخیر کرنا ہو تو ہند و مسلمان ہر شخص ہر دو [illegible] دعا محبت منگا کر دیکھ لیں [illegible] ہمارا دعویٰ ہے کہ [illegible] عاشق ہو جاتا ہے اور وہ ہمیں قسم ہے قرآن کی یہ دعا ہے جسکا عامل کبھی محروم نہیں [illegible] علاوہ اس کے [illegible] ہر قسم کے [illegible] سے صرف [illegible] خاص عام [illegible] عاشق [illegible] لذت عشق [illegible]

منیجر [illegible] ڈاکخانہ [illegible] ضلع سہارنپور

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۲ء کی چند ہی جلدیں بچ رہی ہیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ہے محصول ڈاک
(۲) جلد [illegible] کے نمبروں میں انشا پردازی کے بہترین نمونے موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے مشتاقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متذکرہ بالا نرخنامہ رعایتی ہے جو کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے [illegible] آئندہ ارسال فرمائیے اتفاقی اشتہارات کے لیے ۳ فی سطر [illegible] کام کے سرکاری اشتہار کے لیے [illegible] فی اشاعت۔

منیجر

مطبع ... وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے چھپکر باہتمام محمد ... حسین مالک و ایڈیٹر شائع ہوا۔